ہفتہ میں مشاعرہ بستی کی ادبی سرگرمیوں میں اضافہ، ۱۲ مقامی شعرا کا کلام سامعین نے سراہا

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر 6 گھنٹے کا انتظار، شہری پریشان

(نمائندہ خصوصی)

سرمئی بستی میں ہفتہ کی شام ادبی سرگرمیوں کا ایک بھرپور دن رہا۔ بستی کے مرکزی چوک میں واقع ٹاؤن ہال میں منعقدہ مشاعرے میں ۱۲ مقامی شعرا نے اپنا کلام پیش کیا۔ سامعین کی تعداد تقریباً ۲۰۰ رہی۔ مشاعرہ شام ۷ بجے شروع ہوا اور رات ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ نظامت کے فرائض ادبی تنظیم ’’حرف و صدا‘‘ کے سیکرٹری عارف نواز کاظمی نے انجام دیے۔ انہوں نے ہر شاعر کا تعارف مختصر مگر جامع انداز میں کرایا۔

مشاعرے کی صدارت سینئر شاعر پروفیسر ظہور الحسن ہاشمی نے کی۔ مہمانِ خصوصی ڈپٹی کمشنر محترمہ نگہت صدیقہ خان تھیں۔ ڈپٹی کمشنر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ضلعی انتظامیہ ادبی تقریبات کے لیے ٹاؤن ہال مفت فراہم کرتی رہے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ مالی سال میں ایسے مشاعرے ماہانہ بنیاد پر کرانے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ سامعین نے اس اعلان کا خیر مقدم تالیوں سے کیا۔

کلام پیش کرنے والے شعرا میں نوجوان شاعرہ ماہ رخ بتول کا کلام سب سے زیادہ سراہا گیا۔ ان کی غزل کے دو شعر بار بار سنے گئے۔ سینئر شاعر نذیر احمد ساغر نے اپنی نظم ’’پرانے شہر کی گلیاں‘‘ سنائی تو کئی سامعین کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ نظم میں پرانے شہر کی گلیوں، چائے خانوں اور بزرگوں کے بچھڑنے کا ذکر تھا۔ کئی سامعین نے کھڑے ہو کر داد دی۔ مشاعرے کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔

مشاعرے کے منتظم ادبی تنظیم کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر فرحان عزیز نے بتایا کہ تنظیم ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں ایسی نشست کرے گی۔ ان کے مطابق اگلی نشست میں نوجوان شعرا کے لیے الگ سیشن رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ٹکٹ کا کرایہ صرف ۱۰۰ روپے رکھا گیا تھا تاکہ طلبا بھی آ سکیں۔ تنظیم کے خزانچی نے بتایا کہ کل آمدنی ۲ ہزار ۴ سو روپے رہی اور اخراجات 1 ہزار 9 سو روپے ہوئے۔

سامعین میں کالج کے طلبا کی بڑی تعداد موجود تھی۔ گورنمنٹ ڈگری کالج کی طالبہ ثمینہ اقبال نے کہا کہ وہ پہلی بار مشاعرہ سن رہی ہیں اور اگلی بار اپنی دوست کو بھی ساتھ لائیں گی۔ ریٹائرڈ اسکول ٹیچر محمد یونس بلوچ نے کہا کہ ایسی محفلیں نئی نسل کو زبان سے جوڑتی ہیں۔ مشاعرے کی ویڈیو ریکارڈنگ مقامی کیبل نیٹ ورک پر اتوار کو نشر کی جائے گی۔

مشاعرے کے بعد ٹاؤن ہال کے باہر چائے کا اسٹال لگایا گیا جس پر شاعر اور سامعین دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ منتظمین نے اعلان کیا کہ تصاویر اور کلام کی ایک مجموعہ اگلے ماہ شائع کیا جائے گا۔ مجموعے کی ترتیب کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ۳۰ ستمبر تک کلام وصول کرے گی۔ کمیٹی میں پانچ ارکان شامل ہیں۔

ضلع بلند و ہموار کے ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر بدھ کی صبح سے جمعرات کی صبح تک ٹریفک 6 گھنٹے بند رہا۔ پھاٹک کے دونوں جانب گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ ایمبولینسیں اور اسکول بسیں بھی پھنس گئیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہ بندش صبح 7 بجے شروع ہوئی اور دوپہر 1 بجے تک جاری رہی۔ اس دوران سیکڑوں مسافر پیدل پٹری عبور کرتے رہے۔

ریلوے حکام نے بتایا کہ پھاٹک کے نیچے سے گزرنے والی پانی کی پائپ لائن میں رساؤ ہوا تھا جس کی مرمت کے لیے پھاٹک بند کیا گیا۔ ڈویژنل انجینئر کے مطابق مرمت کا کام 4 گھنٹے میں مکمل ہونا تھا لیکن کھدائی کے دوران ایک پرانا پتھر نکل آیا جس کو ہٹانے میں دو گھنٹے لگے۔ ٹریفک بحال ہونے کے بعد پہلی گاڑی دوپہر 1 بجے گزری۔

مقامی رہائشی محمد یونس بلوچ نے کہا کہ ہم نے صبح 8 بجے ایمبولینس منگوائی تھی جو 11 بجے پہنچی۔ ان کے مطابق پھاٹک پر کوئی متبادل راستہ نہیں اور رکشے والے کرایہ دگنا کر دیتے ہیں۔ ایک طالبہ کے والد نے بتایا کہ بیٹی کا امتحان 9 بجے تھا اور وہ 2 گھنٹے دیر سے پہنچی۔ ریلوے حکام نے اس تاخیر پر معذرت کی اور کہا کہ آئندہ ایسی صورت میں پیشگی اطلاع دی جائے گی۔

سہ پہر 3 بجے ریلوے کے ڈویژنل انجینئر نے میڈیا کو بتایا کہ پائپ لائن کی مرمت 9 اپریل کو دوبارہ کی جائے گی تاکہ دوبارہ رساؤ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پھاٹک کے نیچے سے گزرنے والی پائپ لائن کو زمین سے کم از کم 3 فٹ گہرا کیا جائے گا۔ ریلوے حکام نے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ ایسی صورت میں پیشگی اطلاع دی جائے گی۔

مقامی رہائشی محمد یونس بلوچ نے کہا کہ ہم نے صبح 8 بجے ایمبولینس منگوائی تھی جو 11 بجے پہنچی۔ ان کے مطابق پھاٹک پر کوئی متبادل راستہ نہیں اور رکشے والے کرایہ دگنا کر دیتے ہیں۔ ایک طالبہ کے والد نے بتایا کہ بیٹی کا امتحان 9 بجے تھا اور وہ 2 گھنٹے دیر سے پہنچی۔ ریلوے حکام نے اس تاخیر پر معذرت کی اور کہا کہ آئندہ ایسی صورت میں پیشگی اطلاع دی جائے گی۔

سہ پہر 3 بجے ریلوے کے ڈویژنل انجینئر نے میڈیا کو بتایا کہ پائپ لائن کی مرمت 9 اپریل کو دوبارہ کی جائے گی تاکہ دوبارہ رساؤ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پھاٹک کے نیچے سے گزرنے والی پائپ لائن کو زمین سے کم از کم 3 فٹ گہرا کیا جائے گا۔ ریلوے حکام نے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ ایسی صورت میں پیشگی اطلاع دی جائے گی۔

ضلع بلند و ہموار کے پھاٹک نمبر 14 پر 6 گھنٹے بند رہا، مسافر پریشان

ضلع بلند و ہموار کے پھاٹک نمبر 14 پر بدھ کی صبح سے جمعرات کی صبح تک ٹریفک 6 گھنٹے بند رہا۔ پھاٹک کے دونوں جانب گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ ایمبولینسیں اور اسکول بسیں بھی پھنس گئیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہ بندش صبح 7 بجے شروع ہوئی اور دوپہر 1 بجے تک جاری رہی۔ اس دوران سیکڑوں مسافر پیدل پٹری عبور کرتے رہے۔

ریلوے حکام نے بتایا کہ پھاٹک کے نیچے سے گزرنے والی پانی کی پائپ لائن میں رساؤ ہوا تھا جس کی مرمت کے لیے پھاٹک بند کیا گیا۔ ڈویژنل انجینئر کے مطابق مرمت کا کام 4 گھنٹے میں مکمل ہونا تھا لیکن کھدائی کے دوران ایک پرانا پتھر نکل آیا جس کو ہٹانے میں دو گھنٹے لگے۔ ٹریفک بحال ہونے کے بعد پہلی گاڑی دوپہر 1 بجے گزری۔

مقامی رہائشی محمد یونس بلوچ نے کہا کہ ہم نے صبح 8 بجے ایمبولینس منگوائی تھی جو 11 بجے پہنچی۔ ان کے مطابق پھاٹک پر کوئی متبادل راستہ نہیں اور رکشے والے کرایہ دگنا کر دیتے ہیں۔ ایک طالبہ کے والد نے بتایا کہ بیٹی کا امتحان 9 بجے تھا اور وہ 2 گھنٹے دیر سے پہنچی۔ ریلوے حکام نے اس تاخیر پر معذرت کی اور کہا کہ آئندہ ایسی صورت میں پیشگی اطلاع دی جائے گی۔

سہ پہر 3 بجے ریلوے کے ڈویژنل انجینئر نے میڈیا کو بتایا کہ پائپ لائن کی مرمت 9 اپریل کو دوبارہ کی جائے گی تاکہ دوبارہ رساؤ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پھاٹک کے نیچے سے گزرنے والی پائپ لائن کو زمین سے کم از کم 3 فٹ گہرا کیا جائے گا۔ ریلوے حکام نے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ ایسی صورت میں پیشگی اطلاع دی جائے گی۔

**ضلع بلند و ہموار کے پھاٹک نمبر 14 پر 6 گھنٹے کا انتظار، شہری